پرنسپل وناظم آپ کے معاون ضرور ہوں گے۔لیکن سرپرست کامل کی حیثیت آپ خود اختیار کیجیے۔ان شاء اللہ وہ تمام شکایتیں دور ہو جائیں گی جو بہت سے والدین کو ہوتی ہیں۔مثلاً

۱۔میری بیوی بچوں کی تعلیم وتربیت کا خیال نہیں رکھتی۔

۲۔فلاں اسکول میں جا کر میرا بچہ بگڑ گیا،کوئی توجہ نہیں ہے۔

۳۔فلاں مدرسے میں تو میرے بچے کی عمر ضائع ہوگئی،کوئی فائدہ نہیں ہوا۔

آپ تین کام کرسکتے ہیں:

۱۔ہر ماہ بچے کی حاضری کا ریکارڈ اسکول ومدرسہ سے منگوائیں۔

۲۔امتحانات،ٹیسٹ وغیرہ کی رپورٹ دیکھیں۔اچھے نمبر لینے پر حوصلہ افزائی کریں،کم نمبر پر افہام وتفہیم سے کام لیں۔

۳۔اس کے دوستوں کے بارے میں فکر رکھیں،خاص طور پر جن رشتہ داروں کے گھر وہ جاتا ہے۔

بچوں کی تربیت کے لیے چند مفید تدابیر:

۱۔خود پانچ وقت جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا اہتمام کیجیے۔

۲۔روزی کو زیادہ سے زیادہ حلال وپاکیزہ بنانے کی فکر کیجیے۔

۳۔جھوٹ،دھوکہ،خیانت،ملازموں پر ظلم،اللہ کے راستے میں خرچنے میں بخل وغیرہ امور سے اجتناب کیجیے۔اور ملازم ہونے کی صورت میں کام چوری سے پرہیز کیجیے،پوری ڈیوٹی دیجیے۔

۴۔والدین کی دعائیں لیتے رہیے،والدین کے گھر خالی ہاتھ نہ جایئے۔

۵۔بہن بھائیوں کے ساتھ حسن سلوک کا اہتمام کیجیے۔

۶۔اولاد سے مشورہ لینے کا اہتمام رکھیے۔

۷۔حاجت مند قرابت داروں کی امداد اور معذوروں کی خدمت کا اہتمام کیجیے۔

کرو مہربانی تم اہلِ زمیں پر
خدا مہرباں ہو گا عرشِ بریں پر

مناسب مواقع تلاش کرنا اوران سے فائدہ اٹھانا: مثالی باپ وہی ہے جو پند ونصیحت کے لیے مناسب موقع کو غنیمت سمجھے۔روز روز کی نصیحت بسا اوقات اکتاہٹ کا سبب بن کر بے اثر ہوسکتی ہے۔